سوال

حدیث (من حفظ اربعین حدیثا) ضعیف ہے

جواب

الحمدللہ

1- یہ حدیث کثرت طرق ہونے کے باوجود جوکہ ایک دوسری کو تقویت دیتے ہیں پھر بھی کچھ فائدہ نہیں اور یہ حدیث ضعیف ہی ہے۔

اس کی مختلف روایات اورالفاظ بھی مختلف ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ "اللہ تعالی اسے قیامت کے دن فقھاء اور علماء کے زمرہ میں اٹھائے گا۔

اورایک روایت میں ہے کہ "اللہ تعالی اسے عالم اورفقیہ اٹھائے گا۔

اورایک روایت میں ہے کہ "میں اس کےلیے قیامت کے دن شفارشی اور گواہ ہونگا۔ اور بھی روایات ہیں۔

ا- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ :

حسن بن سفیان نے اپنی "مسند" اور "اربعین" میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور تیرہ صحابہ کرام سے یہ روایت مروی ہے جسے ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی نے "العلل المتناھیۃ" میں نقل اوران سب کے ضعف کو بیان ہے۔

اورابن منذر رحمہ اللہ تعالی نے انفرادی طور پر صرف اس حدیث پر ہی ایک جزء میں کلام کی ہے، اوراملاء کی پندرویں مجلس میں قول کا خلاصہ بیان کیا ہے اورپھر اس کے سب طرق ایک ہی جزء میں جمع کیے ہیں جن میں سے کوئی طریق بھی علت سے خالی نہیں۔ التلخیص الجبیر (3/93-94)۔

ب- ابن ملقن رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

(میری امت میں سے جس نے چالیس احادیث حفظ کیں اسے فقیہ لکھ دیا گیا ہے) یہ حدیث تقریبا بیس طرق سے مروی ہے اوریہ سب کے سب طرق ضعیف ہیں۔

دارقطنی کا قول ہے : اس کے سب طریق ضعیف ہیں ان میں سے کوئی بھی پایہ ثبوت تک نہیں پہنچتا،

اورامام بیھقی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ : اس کی اسانید ضعیف ہیں۔ دیکھیں "خلاصۃ البدرالمنیر (2/145)۔

اورامام بیھقی رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

یہ متن تو لوگوں میں مشہور ہے لیکن اس کی کوئی بھی سند صحیح نہیں۔ دیکھیں : شعب الایمان (2/270)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :

سب حفاظ حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ یہ حدیث کثیر الطرق ہونے کے باوجود ضعیف ہے ۔ دیکھیں مقدمہ اربعین نووی ۔

2- یہاں پر جوبات کہنے کے لائق ہے وہ یہ کہ سنت نبویہ میں حدیث کوسننے اور آگے پہنچانے کی فضیلت بیان کی گئ ہے چاہے وہ ایک حدیث ہی کیوں نہ ہو۔

زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(اللہ تعالی اس شخص کو تروتازہ وخوش خرم رکھے جس نے ہم سے حدیث سن کر حفظ کی اور اسے دوسرے تک پہنچایا ، کتنے ہی حدیث کو حفظ کرنے والے ایسے ہیں جو اسے اپنے سے بھی زیاد سمجھ دار تک پہنچانے والے ہیں ، اور کتنے ہی ایسے ہیں جو فقیہ نہیں)

سنن ترمذی حدیث نمبر (2656) سنن ابوداود حدیث نمبر (3660) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (230) امام ترمذي رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے ،

مبارکپوری رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ : اللہ تعالی نے اسے بہجہ اور سرور سے خاص کیا ہے اس لیے کہ دنیا میں علم و معرفت کی بنا پر اسے جولوگوں کے دومیان قدرومنزلت حاصل ہے اور آخرت میں بھی اس پر اس رونق اور علامت و نعمت اور تروتازگی ہوگی ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ خبر ہے یعنی اللہ تعالی نے اسے تروتازگی والا بنایا ، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ دعائیہ کلمہ ہے کہ اللہ تعالی اسے تروتازہ اور خوش وخرم رکھے ، اور یہ نعمت کے اثر سے اس کے چہرے پر سرور اور خوشی ہے ۔ دیکھیں : تحفۃ الاحوذي (7/347-348) ۔

واللہ تعالی اعلم .